روزنامہ ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 10 جولائی 2009ء 16 رجب 1430 ہجری 10 وفا 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 154

میری پیروی کرو

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو مسجد نبوی کے آخری حصہ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا:-

آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور جو تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔ جو لوگ ہمیشہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اللہ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف حدیث نمبر 662)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا خدا اس کو ضائع نہیں کرے گا اور حق اُس پر کھول دے گا اور راہ راست اُس کو دکھائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **والذین جاھدوا فینا** .... پس اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ضائع نہیں کیا جاتا آخر اللہ تعالیٰ پوری ہدایت اُس کو کر دیتا ہے چنانچہ صُوفیوں نے صدہا مثالیں اس کی لکھی ہیں کہ بعض غیر قوم کے لوگ جب کمال اخلاص سے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ میں مشغول ہوئے تو خدا تعالیٰ نے اُن کو اُن کے اخلاص کا یہ بدلہ دیا کہ اُن کی آنکھیں کھول دیں اور خاص اپنی دستگیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اُن پر ظاہر کر دی۔ یہی معنی اس آیت کے آخری فقرہ کے ہیں **فلھم اجرھم** .... خدا تعالیٰ کا اجر جب تک دُنیا میں ظاہر نہیں ہوتا آخرت میں بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ پس دنیا میں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ اجر ملتا ہے کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ پوری ہدایت بخشتا ہے اور ضائع نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کرتی ہے۔ **وان من اھل الکتٰب** .... یعنے وہ لوگ جو درحقیقت اہل کتاب ہیں اور سچے دل سے خدا پر اور اُس کی کتابوں پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں وہ آخرکار اِس نبی پر ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہاں خبیث آدمی جن کو اہل کتاب نہیں کہنا چاہئے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ایسا ہی سوانح اسلام میں اس کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسا کریم و رحیم ہے اگر کوئی ایک ذرّہ بھی نیکی کرے تب بھی اُس کی جزا میں اسلام میں اُس کو داخل کر دیتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ کسی صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے کُفر کی حالت میں محض خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے بہت کچھ مال مساکین کو دیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھ کو ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وُہی صدقات ہیں جو تجھ کو اسلام کی طرف کھینچ لائے۔ پس اِسی طرح جو شخص کسی غیر مذہب میں خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک جانتا ہے اور اُس سے محبت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بموجب آیت **فلھم اجرھم** .... آخر اُس کو (۔) میں داخل کر دیتا ہے۔

کتاب بحر الجواہر میں لکھا ہے کہ ابوالخیر نام ایک یہودی تھا جو پارسا طبع اور راستباز آدمی تھا۔ اور خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک جانتا تھا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں چلا جاتا تھا تو ایک مسجد سے اُس کو آواز آئی کہ ایک لڑکا قرآن شریف کی یہ آیت پڑھ رہا تھا:۔ .... یعنی کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ یُونہی وہ نجات پا جاویں گے صرف اس کلمہ سے کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی خدا کی راہ میں اُن کا امتحان نہیں کیا گیا کہ کیا ان میں ایمان لانے والوں کی سی استقامت اور صدق اور وفا بھی موجود ہے یا نہیں؟ اِس آیت نے ابوالخیر کے دِل پر بڑا اثر کیا اور اُس کے دِل کو گداز کر دیا۔ تب وہ مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر زار زار رویا۔ رات کو حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی خواب میں آئے اور فرمایا .... یعنی اے ابوالخیر مجھے تعجب آیا کہ تیرے جیسا انسان باوجود اپنے کمال فضل اور بزرگی کے میری نبوت سے انکار کرے۔ پس صبح ہوتے ہی ابوالخیر مسلمان ہوگیا اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 149)

عظیم کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پس وقف عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے یعنی یہ کہ نوع انسانی کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو۔

(الفضل 12 فروری 1977ء)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب / اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف / مرتب / مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر / طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل tahqeeqj@yahoo.com
tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 539)

عدالت نبویؐ کا دلکش قلمی منظر

جناب عزت مآب سید شمیم حسین قادری سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کے قلم سے:۔

''آپؐ فریقین کو وعظ و نصیحت فرماتے کہ دیکھنا غلط دعوٰی، غلط گواہی یا غلط قسم کے ذریعہ دوسرے کا حق نہ لینا ورنہ قیامت کے دن سخت رسوائی ہوگی۔ دو شخص آپؐ کے پاس آئے۔ کسی چیز کی ملکیت کے بارے میں ان کا جھگڑا تھا۔ ہر ایک مدعی تھا کہ یہ چیز اس کی ہے اور اسے ورثہ میں ملی ہے۔ مگر گواہ کسی کے پاس بھی نہیں تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

''اگر میں نے کسی کے حق میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ سمجھ لے کہ میں اسے آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔ اس نصیحت اور وعید کا فریقین پر اتنا اثر ہوا کہ دونوں اپنے حق سے دستبردار ہوگئے۔ اور ہر ایک کہنے لگا ''یا رسول اللہ! میرا حق میرے بھائی کو دے دیجئے۔'' آپؐ نے فرمایا۔ یہ تو ناممکن ہے کہ یہ چیز دونوں میں سے کسی کی بھی ملکیت نہ ہو۔ لہٰذا اسے برابر برابر تقسیم کر دو اور بذریعہ قرعہ اندازی ایک ایک حصہ لے لو اور ہر شخص دوسرے سے کہہ دے کہ میں نے اسے اپنے بھائی کے لئے حلال کر دیا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔''

(سنن ابوداؤد کتاب الاقضیہ)

اگر مرد عورت کو طلاق دے دے تو بچے شرعی طور پر باپ کے ہوتے ہیں۔ اگر ماں ان بچوں کو اپنی کفالت میں رکھنا چاہے تو تنازعہ کی صورت میں بچے کی رضا و رغبت کے مطابق تنازعہ کا فیصلہ کر لیا جاتا تھا۔

حضرت زیدؓ بن حارثہ جو دراصل حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے غلام تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے انہیں رسول اکرمؐ کو دے دیا۔ حضرت زیدؓ کے والدین ان کی قیمت ادا کرنے اور انہیں واپس لے جانے کے لئے آئے۔ آپؐ نے رقم قبول نہیں کی اور فیصلہ حضرت زیدؓ کی رضا پر چھوڑ دیا۔ حضرت زیدؓ نے رسول اکرمؐ کے پاس رہنا پسند کیا۔ لہٰذا والدین خالی ہاتھ واپس چلے گئے۔

(جامع ترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی تخییر الغلام بین ابویہ)

صرف یہی نہیں کہ آپؐ تنازعات اور مقدمات کے حتی الامکان بلا تاخیر فیصلے فرماتے۔ بلکہ اگر آپؐ کو علم ہو جاتا کہ فلاں جگہ مسلمان آپس میں الجھ پڑے ہیں تو ان میں سے کسی ایک فریق کے مقدمہ دائر کرنے سے پیشتر ہی وہاں پہنچ جاتے اور اس تنازعہ کا فیصلہ فرما دیتے۔

حضرت کعبؓ نے ابن ابی حدردؓ سے کچھ قرض لینا تھا۔ حضرت کعبؓ نے مسجد کے اندر ہی مطالبہ کر دیا۔ حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے۔ آواز سنتے ہی حجرے کا پردہ اٹھایا اور آواز دی ''اے کعب! اپنے قرض سے کیا چھوڑتے ہو؟ کعبؓ نے عرض کی میں اتنا حصہ چھوڑ دیتا ہوں۔ اب مقروض سے فرمایا کہ تم بقایا رقم کی جلد از جلد ادائیگی کر دو۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب یشیر الامام بالصلح)

اہل قبا آپس میں الجھ پڑے............ آپؐ کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا ''ہمیں ان لڑنے والوں کے پاس لے چلو۔ تا کہ ہم ان کے درمیان صلح کرا دیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب قول الامام۔ لاصحابہ)

انصار کے دو قبیلوں میں جھگڑا ہو گیا............ آپؐ کو معلوم ہوا تو فوراً تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت بھی ہو گیا۔ حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ لیکن آپؐ بروقت نہ پہنچ سکے۔ انتظار کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھانا شروع کی۔ اسی دوران آپؐ واپس تشریف لے آئے۔ ابوبکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ نے نماز پوری کروائی۔

اس واقعہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ جب تک تنازعہ ختم نہ ہوا۔ آپؐ نماز کے وقت کے باوجود وہاں تشریف نہیں لائے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام ۔ باب الامام یأتی قوماً فیصلح بینھم)

بھیج درود اس محسنِ پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ بینن

مجلس خدام الاحمدیہ بینن کا سالانہ اجتماع 2009ء

بینن ایک نومبائع ملک ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے سال 2009ء کا یہ اجتماع 10، 11 اور 12/ اپریل 2009ء کو منعقد ہوا۔ اس دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کہ ''افریقہ کی جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہئے'' یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام خدام ٹرانسپورٹ کا 20 فیصد حصہ خود برداشت کریں اور اس طرح ہر سال یہ معیار بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ چند سالوں میں خدام خود اپنے خرچ پر ہی آئیں گے۔

یہ فیصلہ ایک خاصا بھاری عمل تھا۔ کیونکہ دور دراز اور جنگلوں سے آنے والے خدام کو یہ خرچ برداشت کرنا مشکل تھا جبکہ عوام اقتصادی لحاظ سے بہت مشکل میں ہیں۔ اس لئے خیال تھا کہ شاید حاضری پر اثر پڑے گا۔ اس سلسلہ میں کافی محنت کی گئی۔ ہر پندرہ دن کے بعد جائزہ لیا جاتا رہا۔

پہلا دن

بینن کے مرکزی مشن ہاؤس Portonovo کے ملحقہ احاطہ میں اجتماع کے لئے خیمے لگائے گئے۔ صبح دس بجے یکا یک نعروں کی گونج سنائی دی۔ دیکھا تو اٹلانٹک ریجن کے 25 خدام موٹر سائیکلوں کے ذریعہ 150 کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے پہنچے۔ اسی طرح مگاسا گاؤں کا ایک 18 سالہ خادم جس کے پاس نہ موٹر سائیکل تھی نہ ٹرانسپورٹ کے پیسے۔ اس نے ایک دن پہلے سے سفر شروع کیا اور سائیکل پر 110 کلومیٹر سے زائد کا دشوار گزار اور کچے راستوں کا سفر طے کر کے اجتماع میں پہنچا۔ یہ خادم وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

شام چار بجے تک مختلف ریجنز سے خدام کے قافلے پہنچتے رہے۔ خدام کے اکثر قافلے ویگنوں اور بسوں پر آرہے تھے اور ان بسوں پر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ لکھا ہوا تھا۔

افتتاحی تقریب

شام پانچ بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر عہد دہرایا گیا اور قصیدہ کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم آکوبی حنبل صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے ڈسپلن، اطاعت اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے کی خدام کو نصیحت کی۔

ناظم اعلیٰ اجتماع کے پروگرام سنانے کے بعد خدام کے علمی مقابلے شروع ہوئے جس میں تلاوت قرآن کریم، تقریر، ندا اور دینی معلومات کے مقابلے شامل تھے جن میں خدام نے خوب دلچسپی سے حصہ لیا۔

بینن کے بارہ ریجنز ہیں اور ہر ریجن سے پانچ رکنی ٹیم دینی معلومات کے مقابلہ میں شامل تھی۔ دینی معلومات کا کورس ہر ریجن میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اسی میں سے یہ مقابلہ ہوا۔ ان معلومات میں ادعیہ جوبلی، دعائے قنوت، دعا وطریق جنازہ، عہد خدام و اطفال اور عہد وفائے خلافت کو یاد کرنا لازمی تھا۔ ہر ریجن نے خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ مقابلہ بڑا دلچسپ رہا۔ اس مقابلہ میں اول پوزیشن ریجن پورٹونووو (Portonovo) نے لی۔ یہ مقابلہ رات ایک بجے تک جاری رہا۔

دوسرا دن

گیارہ اپریل دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

اس دن صدر صاحب خدام الاحمدیہ کا انتخاب اور دوسرے سیشن میں ورزشی مقابلے ہوئے۔ پہلا سیشن دس بجے شروع ہوا اور لوکل مشنری مکرم عبدالعزیز ابراہیم صاحب نے ''خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں دین کا مالی نظام اور اس کی اہمیت پر تقریر ہوئی اور پھر خدام الاحمدیہ کے چندوں کو بڑھانے کے سلسلہ میں مختلف تجاویز لی گئیں۔ اس سیشن کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے نئے صدر خدام الاحمدیہ مکرم آروند ابوبکر صاحب کے نام کا اعلان کیا دوپہر کے کھانے کے بعد مغرب تک بین الاضلاع ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں فٹ بال، رسہ کشی اور بوری ریس کے مقابلے ہوئے۔

تیسرا اور آخری دن

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا نماز فجر اور درس کے بعد گزشتہ روز کے فائنل مقابلے ہوئے۔ ناشتہ کے بعد اختتامی تقریب شروع ہوئی۔

تلاوت، عہد اور نظم کے بعد سابق صدر جناب آکوبی حنبل صاحب اور نئے صدر مکرم آرونہ ابوبکر کے خطابات ہوئے اور پھر مکرم امیر صاحب نے مقابلہ جات میں سبقت لے جانے والے خدام اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔

انہوں نے ''نوجوان نسل میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور ایک خادم کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر ایک جامع خطاب کیا۔ بعد ازاں دعا اور نماز ظہر و عصر سے اجتماع کا اختتام ہوا۔

امسال اجتماع میں 12 ریجنز کی 134 جماعتوں سے 748 خدام نے شرکت کی جو کہ گزشتہ سال کی حاضری سے تقریباً دوسو زیادہ تھی۔

حاضری کے لحاظ سے Bohican ریجن اول رہا جس کے 91 خدام 212 کلومیٹر کا دشوار گزار فاصلہ طے کر کے اجتماع میں پہنچے۔ دوسرے نمبر پر Couffo ریجن رہا جن کے 88 خدام نے 253 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اجتماع میں حاضر ہوئے۔ تیسرے نمبر پر کانڈی ریجن آیا جن کے 88 خدام 600 کلومیٹر سے زائد فاصلہ طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے۔

لجنہ کی ٹیم اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کھانا پکاتی تھی۔ مگر امسال خدام کی اپنی ٹیم نے کھانا بنایا۔ 748/ افراد کے لئے خدام کی ٹیم نے خود لنگر چلایا۔ مکرم آلامو ملک صاحب کی محنت اور مہارت تھی کہ 15 خدام کی ٹیم کے ساتھ تین دن تینوں وقت کا کھانا پکانے اور کھانے کا انتظام کیا گیا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مثبت اثرات قائم فرمائے اور شاملین کو ازدیاد ایمان سے نوازے اور بینن کا قدم ہر آن خلافت کی محبت اور اطاعت نظام میں بڑھتا ہی چلا جائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ

نام ونسب

حضرت اسیدؓ بن حضیر بن سماک کا تعلق اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل سے تھا۔ آپ کے والد حضیر اور والدہ دونوں ہی قبیلہ اوس کی اسی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ والد حضیر ''کتائب'' کے لقب سے مشہور تھے قبیلہ اوس کے مشہور شہ سوار اور رئیس تھے۔ اوس اور خزرج میں جو جنگیں آنحضرت ﷺ کے مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہوئیں ان میں اوس قبیلہ کی قیادت اسید کے والد حُضیر نے کی اور اس جنگ میں فتح پائی تھی۔ ان کا مشہور قلعہ واقم تھا جہاں یہ قلعہ بند ہوئے۔ اسی جنگ بعاث میں حُضیر مارے گئے تھے۔

اپنے والد کے بعد اسید بن حضیر قبیلہ کے سرداروں میں سے تھے۔ نہایت ذہین صاحب عقل اور صائب الرائے انسان تھے اور شرفا میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ تیراندازی اور تیرا کی کے ماہر تھے اور اس زمانے میں یہ تمام خوبیاں جس شخص کے اندر جمع ہوا کرتی تھیں اسے ''کامل''، یعنی ہر فن مولیٰ کا خطاب دیا جاتا تھا اور یہ خطاب اپنے باپ کی طرح حضرت اسید نے بھی ورثہ میں پایا۔ (1)

قبول اسلام

حضرت اُسیدؓ کو مدینہ کے پہلے مبلغ اسلام حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ذریعہ قبول اسلام کی سعادت عطا ہوئی۔ حضرت مصعبؓ جب مدینہ تشریف لائے اور حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے گھر میں قیام فرما کر مدینہ کے مختلف محلوں میں دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت سعدؓ بن معاذ جو قبیلہ اوس کے سرداروں میں سے تھے انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت اسیدؓ سے کہا کہ آپ جا کر حضرت مصعبؓ کو اس بات سے روکیں کہ وہ ہمارے لوگوں کو بے وقوف نہ بنائے اور اگر اسعدؓ بن زرارہ درمیان میں نہ ہوتے تو میں خود جا کر ان کو منع کرتا۔ چنانچہ اسیدؓ اپنا نیزہ لے کر کھڑے ہوئے اور اس مجلس میں چلے گئے جہاں حضرت مصعبؓ بن عمیر لوگوں کو دین کی تعلیم دے رہے تھے۔ اسیدؓ نے بڑی سختی سے انہیں تبلیغ سے منع کیا اور کہا تم ہمارے لوگوں کو بے وقوف بنانا چھوڑ دو، اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔ جو تمہارے پاس آئے اسے بے شک یہ تعلیم دو لیکن ہمارے محلّہ میں گھر گھر یہ پیغام پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مصعبؓ کو حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے بتا دیا تھا کہ یہ شخص قبیلہ کا سردار ہے۔ اگر آپ نے اسے زیر کرلیا تو سمجھو کہ یہ قبیلہ اسلام کی گود میں ہے۔ چنانچہ حضرت مصعبؓ نے نہایت محبت پیار اور نرمی سے انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ کہنے لگے دیکھو آپ ایک بزرگ سردار ہو۔ ہماری بات سن کے تو دیکھو اگر بھلی لگے تو قبول کرنا ورنہ رد کر دینا۔ حضرت اُسیدؓ واقعتاً بڑے زیرک انسان بڑے لائق اور صائب الرائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بات تو تمہاری درست ہے اور پھر ان کی باتیں سننے کیلئے بیٹھ گئے۔ انہیں قرآن شریف سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا وہ سن کر کہنے لگے یہ تو بہت ہی حسین پیغام ہے۔ مجھے بتاؤ کہ مسلمان ہونے کی کیا شرائط ہیں۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے بتایا کہ آپ کلمہ توحید و رسالت پڑھ کر اسلام میں داخل ہوجاؤ گے پھر اسلام کی تعلیم کے مطابق نماز اور عبادت بجالانی ہوگی تو کہنے لگے کہ یہ باتیں اپنی جگہ مگر میرا ایک بھائی اور بہت پیارا دوست قبیلہ کا سردار سعد بن معاذ ہے۔ اسے کسی طرح اسلام میں داخل کرو پھر یہ سارا قبیلہ اسلام میں داخل ہوجائے گا۔ چنانچہ حضرت اُسیدؓ کمال حکمت عملی کے ساتھ سعدؓ بن معاذ حضرت مصعبؓ کے پاس لے کر آئے اور حضرت مصعبؓ نے کمال دانش مندی اور حکمت سے محبت بھرے انداز میں ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا اور حضرت سعدؓ نے اسلام قبول کرلیا اور یوں حضرت اسیدؓ کے توسط سے نہ صرف اکیلے سعدؓ اسلام میں داخل ہوئے بلکہ ان کے مسلمان ہونے کے بعد شام تک ان کا تمام قبیلہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ (2)

حضرت اسیدؓ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے انصار میں جو بارہ سردار یا نقیب مقرر فرمائے تھے ان میں سے ایک حضرت اسیدؓ بھی تھے جنہیں آپؐ نے بنی عبدالاشہل کا سردار مقرر فرمایا تھا۔ مدینہ میں بعد میں جو مواخات کا سلسلہ ہوا تو اس میں آنحضرتؐ نے حضرت اسیدؓ بن حضیر کا بھائی حضرت زیدؓ بن حارثہ کو بنایا۔ اس سے بھی آنحضرتؐ کے ان کے ساتھ تعلق محبت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ زیدؓ جو آنحضرت ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے اور جن سے رسولؐ اللہ نہایت پیار اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ حضرت اسیدؓ کی خوبیوں کو پہچانتے ہوئے زیدؓ کے ساتھ رسولؐ اللہ نے یہ مؤاخات قائم فرمائی۔ (3)

غزوات میں شرکت

حضرت اُسیدؓ بدر میں شریک نہیں ہوسکے تھے اور جب آنحضرت ﷺ غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے ہیں تو حضرت اسیدؓ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کفار پر فتح عطا فرمائی اور آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ میں اس غزوہ سے اس وجہ سے پیچھے رہ گیا میرا خیال تھا کہ اس میں صرف دشمن کے قافلہ سے مڈبھیڑ ہوگی۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ دشمن کے ساتھ مقابلہ ہے تو خدا کی قسم میں لازماً آپؐ کے ساتھ بدر کے میدان میں نکلتا اور ہرگز پیچھے نہ رہتا۔ رسول کریمؐ حضرت اسیدؓ کے اخلاص سے خوب واقف تھے فرمانے لگے تم نے بالکل سچ کہا ہے۔ پھر بعد کے غزوات میں حضرت اسیدؓ نے جہاد کا خوب حق ادا کیا۔ وہ احد میں آنحضور ﷺ کے شانہ بشانہ شریک ہوئے۔ جب دوسری دفعہ حملہ ہوا جس میں بعض لوگوں کو پیچھے بھی ہٹنا پڑا۔ اس وقت بھی اسیدؓ ثابت قدم رہے احد کے میدان میں ان کو سات زخم آئے۔ اسی طرح غزوۂ خندق میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے بلکہ دوسو سپاہیوں کے ساتھ خندق کا پہرہ دینے کی سعادت بھی آپ کو ملتی رہی۔

خندق کے موقع پر ایک سخت امتحان کا وقت آیا جب غطفانی قبیلہ کی طرف سے حملہ کا خطرہ پیدا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے مشورہ کیلئے انصار کے بعض سرداروں کو بلایا۔ ان تمام مشوروں میں حضرت سعدؓ بن معاذ کے ساتھ حضرت اسیدؓ بن حضیر بھی شریک تھے۔ انہوں نے ہی ان غطفانیوں کا یہ مطالبہ رد کرنے کا مشورہ دیا کہ مدینہ کی آدھی پیداوار ہمیں دے دو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے بڑے عزم اور استقلال کے ساتھ وہ اس ابتلاء میں آنحضرتؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے۔ دو عرب سردار عامر بن طفیل اور زید جب مدینہ آئے اور مدینہ کی کھجور کے حصہ کا مطالبہ کیا تو اسیدؓ بن حضیر اپنا نیزہ ان کے سر میں ٹھوکنے لگے اور کہا اے لومڑو! یہاں سے چلے جاؤ۔ عامر نے کہا تم کون ہو؟ کہا اسید بن حضیر۔ وہ بولا حضیر کتائب؟ کہا۔ ہاں۔ وہ بولا تمہارا باپ تم سے بہتر تھا۔ حضرت اسیدؓ نے کہا میں تم اور اپنے باپ سے بہتر ہوں۔ کیونکہ میرا باپ حالت کفر میں مرگیا۔ (4)

حضرت اسیدؓ کو اہل بیت کے ساتھ بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ غزوہ بنومصطلق کے موقع پر جب رسولؐ اللہ واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہوگیا۔ مسلمانوں کے پاس پانی نہیں تھا اور کوئی چشمہ بھی پاس نہ تھا نماز کا وقت ہوگیا، وضو کیلئے پانی میسر نہ تھا لوگ سخت حیران و پریشان تھے حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کو ڈانٹنے لگے کہ یہ کیا سلسلہ ہے آپ کے ہار ہی گم ہوتے رہتے ہیں اس کی وجہ سے مسلمان تکلیف میں ہیں۔ نماز پڑھنی ہے اور وضو کیلئے پانی میسر نہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر تیمّم کی آیات اتریں کہ اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرکے اس پر ہاتھ پھیر کر نماز ادا کرلی جائے یہ وضو کا قائمقام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سہولت اور رخصت تھی۔ اس موقع پر حضرت اسید بن حضیرؓ نے نہایت خوبصورت تبصرہ حضرت عائشہؓ کے بارے میں کیا جس سے ان کی اہل بیت سے عقیدت اور محبت خوب چھلکتی ہے انہوں نے کہا مَا ھِیَ بَاوّلِ بَرَکَتِکُم یَا آلَ اَبِی بَکرٍ اے آل ابوبکر تمہاری پہلی برکت تو نہیں۔ پہلے بھی ہم نے آپ کے ذریعہ بہت برکات پائی ہیں۔ یوں آنحضرتؐ کے ساتھ محبت اور عقیدت کے باعث حضرت اسید بن حضیرؓ کا آل ابی بکرؓ حضرت عائشہؓ اور اہل بیت سے بھی ایک عقیدت کا تعلق تھا۔

صلح حدیبیہ کے بعد ابوسفیان نے ایک شخص کو آنحضرت ﷺ کے قتل کیلئے روانہ کیا۔ وہ مدینہ آکر رسول اللہ ﷺ کی مجلس تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ خنجر اس نے چھپا رکھا تھا حضرت اسیدؓ نے کمال دانشمندی سے اس شخص کی حرکات کو پہچان لیا اور آنحضرت ﷺ نے بھی نشاندہی فرمادی کہ یہ شخص حملے کے ارادے سے آیا ہے۔ چنانچہ حضرت اسیدؓ بن حضیر مستعد ہوکر بیٹھ گئے جونہی وہ شخص آگے بڑھا اسیدؓ نے اس کی لنگی (تہ بند) کو کھینچا اور اس کے اندر سے خنجر برآمد ہوا۔ وہ ڈرا کہ اب یہ مجھے پکڑیں گے، اس نے حملے کی کوشش کی۔ حضرت اسید بن حضیرؓ نے اسے دبوچ لیا۔ یہ حضرت اسیدؓ کی زیرکی اور بہادری تھی کہ وہ حملہ آور ناکام ہوگیا۔ الغرض حضرت اسیدؓ کا شمار رسول کریم ﷺ کے عالی مرتبت صحابہ میں ہوتا تھا ان کی انہیں خوبیوں کی وجہ سے آپؐ فرمایا کرتے تھے نِعمَ الرَّجُلُ اُسَید کہ اسید بن حضیر کتنا اچھا آدمی ہے۔

اہل بیت سے ان کے تعلق اور عقیدت کا ایک واقعہ حضرت عائشہؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ حضرت اسیدؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی مہم پر تھے کہ بعد میں حضرت اسید بن حضیرؓ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ واپسی پر جب ہم مدینے کے قریب ذوالحلیفہ مقام پر پہنچے تو مدینہ سے آنے والے بعض بچوں نے حضرت اسیدؓ کو یہ اطلاع دی کہ آپ کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں بلاشبہ یہ ایک اچانک اور ناگہانی صدمہ تھا۔ حضرت اسیدؓ کپڑے سے چہرہ ڈھانپ کر رونے لگے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں میں نے انہیں ڈھارس بندھائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے، آپ تو آنحضرتؐ کے بزرگ صحابہ اور اولین بیعت کرنیوالوں میں سے ہیں۔ ایک عورت کی وفات پر آپ اس طرح رو رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے فوراً اپنے چہرے سے کپڑا ہٹالیا اور کہنے لگے میری عمر کی قسم یقیناً آپ نے سچی بات کہی ہے۔ ہمارا بھائی سعد بن معاذ عظیم سردار تھا اس کی وفات پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ آج سعد کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے اس کی وفات کے بعد واقعۃً کسی اور کی موت پر رونا بالکل بے سود ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ اس وقت ہمارے ساتھ اس سفر میں واپس تشریف لا رہے تھے اور یہ ساری باتیں سن رہے تھے اور حضرت اسیدؓ

رسول اللہؐ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔(5)

روحانی مقام

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ حضرت اسیدؓ کہا کرتے تھے کہ میری تین حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک حالت بھی مجھ پر طاری رہے تو میں لازماً اپنے آپ کو اہل جنت میں سے شمار کروں اور اس میں مجھے ذرہ برابر بھی شک نہ ہو۔ پہلی یہ کہ جب میں قرآن شریف کی تلاوت کروں یا کوئی اور تلاوت کرے اور میں سن رہا ہوں تو اس وقت مجھ پر خشیّت کی جو حالت طاری ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو میں اپنے آپ کو جنتیوں میں سے شمار کروں۔ دوسرے جب نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اور میں انتہائی توجہ سے رسول اللہ ﷺ کا وہ وعظ سنتا ہوں تو اس وقت میری جو حالت ہوتی ہے اگر وہ دائم ہوجائے تو میں لازماً جنتیوں میں سے ہوجاؤں۔ تیسرے جب میں کسی جنازے میں شامل ہوں تو میری یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا یہ جنازہ میرا ہے اور ابھی مجھ سے پرسش ہورہی ہے اگر یہ کیفیت بھی ہردم رہے تو لازماً میں اپنے آپ کو جنتیوں میں سے شمار کروں۔(6)

اس بیان سے حضرت اسیدؓ کی خدا خوفی اور خشیّت الٰہی کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ رسول اللہؐ کے ارشاد کی روشنی میں ہمیشہ یہ کیفیتیں طاری رہ ہی نہیں سکتیں ورنہ انسان فرشتے ہی ہوجائیں مگر یہ کیفیتیں جس شخص کے اندر پائی جاتی ہوں اس کے مقام کا اندازہ اس روایت سے خوب ہوتا ہے۔ یہاں حضرت اسیدؓ کے کمال انکسار کا اظہار بھی ہے کہ اپنی تمام خوبیوں کے باوجود کہتے ہیں کہ اگر یہ حالتیں مستقل ہوتیں تو پھر میں اپنے آپ کو اہل جنت میں سے شمار کرتا۔ حالانکہ ایسی اعلیٰ عارضی روحانی کیفیت والے شخص کے جنتی ہونے میں بھی کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت اسیدؓ کی ایک اور خصوصیت عبادت اور نماز سے گہری محبت ہے۔ آپ اپنے محلے کی مسجد کے امام تھے۔ بیماری میں بھی نماز چھوڑنا آپ کیلئے دوبھر ہوتا تھا۔ بعض دفعہ ایسی بیماری بھی ہوئی کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مشکل تھا مگر پھر بھی نماز کیلئے مسجد حاضر ہوتے تھے اور نماز باجماعت کا ثواب نہ چھوڑتے تھے۔

کشفی نظارے

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے تھے کہ اسید بن حضیرؓ ہم میں سب سے زیادہ خوش الحانی سے قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے تھے۔

حضرت اسیدؓ صاحب کشف انسان بھی تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنا یہ واقعہ نبی کریمؐ کو سنایا کہ میں تہجد کی نماز میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت کررہا تھا۔ قریب ہی ہمارا گھوڑا بندھا تھا پاس ہی میرا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا۔ جب میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا تو اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا میں خاموش ہوا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر جب میں بلند آواز سے تلاوت کرتا تو وہ بدکنے لگتا۔ میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ گھوڑا کوئی چیز آسمان پر دیکھ کر بدکتا ہے۔ میں اس ڈر سے کہ گھوڑے کے بدکنے سے اس کی لات میرے پاس سوئے بیٹے کو نہ لگ جائے، تلاوت کرنے سے رک جاتا تھا۔ آنحضرتؐ فرمانے لگے کہ اے اسیدؓ بن حضیر تجھے تلاوت جاری رکھنی چاہئے تھی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے تلاوت جاری رکھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے ایک سائبان ہے اور اس میں روشنیاں اور قمقمے ہیں مگر مجبوراً مجھے تلاوت اس لئے روکنی پڑی کہ گھوڑے کے بدکنے کی وجہ سے کہیں میرے بچے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ''اے اسید بن حضیرؓ یہ تو فرشتے تھے جو خوش الحانی سے تمہاری تلاوت قرآن سن کر قریب آگئے تھے اور انہوں نے چراغوں اور قمقموں کا روپ دھار لیا تھا اگر تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے تو خواہ دن چڑھ جاتا ایک دنیا یہ نظارہ کرتی کہ تم تلاوت کررہے ہو اور آسمان سے ایک نور کا نزول ہورہا ہے اور قمقمے جگمگ کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔'' ان نورانی کیفیات کا ایک عجیب گہرا تعلق حضرت اسید بن حضیرؓ کی زندگی کے ساتھ وابستہ نظر آتا ہے۔(7) جس کا ذکر سورۃ انفال کی آیت 30 میں بھی ہے کہ ''اے مومنو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایسا امتیازی نشان پیدا کردے گا اور ایسا نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلوگے۔''

حضرت اسیدؓ انصار کے سرداروں میں سے تھے بعض دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر رات گئے تک آپ سے مشورے کرتے تھے۔ ایک ایسی ہی تاریک رات کا واقعہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسیدؓ بن حضیر اور انکے ساتھ ایک اور صحابی حضرت عبادؓ بن بشر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کے پاس دیر تک مشورے کرتے رہے۔ جب یہ لوگ گھروں کو واپس لوٹنے لگے تو بہت تاریکی تھی دونوں صحابہ کے ہاتھ میں اپنی اپنی لاٹھی تھی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ہم نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک روشنی ہماری لاٹھیوں سے نکل رہی ہے۔ جس میں راستہ دیکھ کر ہم اپنے گھروں میں پہنچے تب وہ روشنی ہم سے جدا ہوگئی۔ رسول کریم ﷺ حضرت اسیدؓ بن حضیر کے ان فضائل روحانی کے باعث انہیں دوسروں پر فضیلت دیتے تھے۔(8)

خلفائے راشدین کی اطاعت

حضرت ابوبکرؓ آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور آپ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ جب حضرت اسید بن حضیرؓ کوئی رائے پیش کرتے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے کہ اب اس سے اختلاف مناسب نہیں اسید بن حضیر کی رائے آگئی ہے۔(9)

حضرت عمرؓ آپ کا بہت احترام کرتے اور دیگر انصار پر ان کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کے موقع پر بھی حضرت اسیدؓ نے غیر معمولی اطاعت کا نمونہ دکھایا جب صحابہ سقیفہ بنوساعدہ میں جمع ہوئے اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ نے اپنی امارت کی بات کی تو اسیدؓ بن حضیر جو اوس قبیلے کے سردار تھے اپنے قبیلے کو اکٹھا کر کے کہا کہ دیکھو خزرج والے سعد بن عبادہ کو امیر بناتے ہیں تو بناتے رہیں ہم سب بہر حال حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کریں گے۔ اوس قبیلہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور یوں حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت پر امت میں وحدت قائم کرنے کی توفیق پائی اور اوس قبیلہ کی ہدایت کا موجب بنے۔(10)

آپ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں 20 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عمرؓ سے خاص تعلق محبت کی وجہ سے آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے بعد کے وراثت کے امور عمر ہی طے فرمائیں۔(11)

حضرت عمرؓ نے بھی خوب یہ تعلق نبھایا خود جاکر ان کا جنازہ ان کے محلّہ بنوعبدالاشہل سے اٹھایا۔ جنازے کو کندھا دیا خود جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں تدفین کروائی۔ حالات دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ چار ہزار درہم ان پر قرض ہے ایک ہزار درہم سالانہ آمد ہوتی ہے۔ عام حالات میں ان کی زمین بیچ کر قرض ادا ہوتا مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اپنے بھائی کی جائیداد ضائع نہیں کرنا چاہتا چنانچہ آپ نے قرض خواہوں کو پیغام بھیجا کہ اگر میری مانو تو مہلت دے کر ایک ہزار سالانہ قرض کی قسط لینے کیلئے تیار ہوجاؤ۔(12)

حضرت عائشہؓ فرماتی تھی کہ انصار میں سے تین صحابہ ایسے تھے کہ ان جیسے صاحب فضیلت کسی اور صحابی کا ذکر انصار کے اوس قبیلے میں نہیں ملتا اور ان سب کا اوس قبیلے کی شاخ بنی عبدالاشہل سے تعلق تھا۔ ان میں ایک سعدؓ بن معاذ تھے دوسرے اسید بن حضیرؓ اور تیسرے عباد بن بشرؓ۔

حوالہ جات

1- اصابہ جزا صفحہ 48، ابن سعد جلد 3 صفحہ 604
2- السیرۃ النبویہ لابن ہشام جز 2 ص 77 تا 79
3- ابن سعد جلد 3 صفحہ 604
4- استیعاب جلد 1 ص 186
5- مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 468
6- مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 310
7- بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول السکینہ و الملائکۃ
8- بخاری مناقب الانصار باب اسیدؓ بن حضیر
9- ابن سعد جلد 3 صفحہ 605
10- تاریخ طبری جلد 6 صفحہ 104
11- اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 93
12- ابن سعد جلد 3 صفحہ 606

مکرم ملک محمود احمد صاحب

میری اہلیہ پیاری صدیقہ

میری پیاری بیوی صدیقہ پچاس سالہ رفاقت کے بعد 16 مارچ 2009ء کو 70 برس کی عمر کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داغ مفارقت دے گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی خدا کے فضل سے آپ دینی خدمات میں پیش پیش رہیں پانچ سال اپنے محلّہ دارالعلوم غربی صادق میں لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ ایک سال امریکہ قیام کے بعد بھی دوبارہ اسی طرح محلّہ کی لجنہ اماء اللہ کی اعانت کرتی رہیں محلّہ میں بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی رہیں جب تک صحت نے اجازت دی دینی کام میں مشغول رہیں۔

میں شادی سے پہلے نماز میں ناغہ کرتا تھا۔ مگر انہوں نے مجھے نماز کا پابند کیا مجھے ایئر فورس ملازمت کے سلسلہ میں مختلف جگہ جانا پڑتا تھا۔ 5-5 ماہ باہر ہی رہتا کئی جگہ پر مختلف اوقات میں شفٹ ڈیوٹی پر ہوتا تو موصوفہ نے بچوں کو کبھی میری غیر حاضری محسوس نہ ہونے دی۔ اور احسن طریقہ سے بچوں کی پرورش کرتی رہیں بہت ہی غریب پرور اور دعا گو تھیں۔ خلفاء اپنے خطبات میں دعاؤں کی تلقین کرتے فوراً ان دعاؤں کی کٹنگز الفضل (کٹنگز) سے اتار کر سامنے الماری پر لگا دیتیں اور روزانہ رات کو پڑھ کر سوتیں اسی طرح تقریباً سب دعائیں یاد ہوگئی تھیں۔

آخری دم تک غریبوں کی مالی اعانت کرتی رہیں اور کسی کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیا۔

وفات سے چندروز پہلے اچھی خواب نہ دیکھی تو فوراً صدقہ دینے کو کہا جو ہم نے دے دیا وہ خواب یہ تھی کہ میرے سامنے ایک بلب ہے جو کبھی جل پڑتا ہے اور بجھ جاتا ہے اس طرح 4-5 دفعہ ہوا مگر آخری دفعہ بلب نہیں جلا۔ پھر میری بیٹی نے یہ خواب دیکھا کہ جس کمرہ میں ان کا قیام تھا۔ اس کی چھت گرگئی ہے لیکن امی کہتی ہے کوئی فکر نہیں مجھے اللہ نے اس سے بہتر اور چمکدار گھر دیا ہے۔

آپ حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ کی صاحبزادی تھیں اور مکرم عبدالجلیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔

آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب صاحب اولاد ہیں۔ اور دعاؤں کے طالب ہیں میری سب احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست دعا ہے اور مولا کریم مجھے بھی سکون قلب عطا فرمائے اور جو زندگی باقی ہے خیریت اور عافیت سے صحت مندی سے گزارنے کی توفیق دے۔

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز

ٹری اسٹ سینٹر کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ تیسری دنیا کے سائنسدانوں کو ریسرچ کے مواقع مہیا کئے جائیں جن سے وہ اپنے ممالک میں محروم تھے۔سوال پیدا ہوا کہ اگر یہ بات سائنسدانوں پر لاگو آتی ہے تو پھر ان ممالک کے بارے میں کیا کیا جائے؟ اکتوبر 1981ء میں روم میں ہونیوالی پونٹی فیکل اکیڈمی آف سائنسز کے موقعہ پر تھرڈ ورلڈ کے نمائندگان نے سوال اٹھایا کہ ان کے ممالک میں سائنس کے حق میں آواز بلند کرنیوالا کوئی نہیں ہے جس کی وجہ شاید یہ تھی کہ ملک یا تو چھوٹے تھے یا پھر سائنسی کاموں کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ان نمائندوں میں سے ایک گوکومینن Goku Menon تھا جو برسٹل میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بمبئی میں ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ فار فنڈامینٹل ریسرچ میں ملازم تھا۔بعد میں وہ ہندوستان کی کونسل فار سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کا ڈائریکٹر جنرل رہا تھا۔امریکہ میں جب نیشنل اکیڈمی آف سائنسز یا برطانیہ میں جب رائل سوسائٹی کسی موضوع پر اظہار خیال یا احتجاج کرتی ہے تو حکومت ان کی بات ہمہ تن گوش ہو کر سنتی ہے۔مینن نے سلام سے کہا کہ تھرڈ ورلڈ میں کوئی ایسا ادارہ نہیں جس کے مشوروں پر حکومتیں توجہ دیں۔تیسری دنیا کے نمائندوں نے ایک جائنٹ سٹیٹمنٹ پر دستخط کردئے اور باقی کا کام ڈاکٹر سلام کو سونپ گئے۔یوں تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کا قیام عمل میں آیا تھا جو ساؤتھ کے ممالک میں سائنس اور سائنسی ڈیویلپمنٹ کے سرپرست یا نگران کے طور پر کام کرسکے۔

شروع شروع میں اکیڈمی آئی سی ٹی پی کا حصہ تھی مگر جب اٹلی کی حکومت نے 1.5 ملین ڈالر کی مالی مدد فراہم کردی تو اس قابل ہوگئی کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوسکے۔اس کا باقاعدہ افتتاح اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل Perez de Cuellar نے 1985ء میں کیا تھا۔

شاندار افتتاح کے بعد سلام کو کسی شخص کی ضرورت تھی جو اس کا مستعد سربراہ بن سکے۔سلام ایک اور ذمہ داری کا کام اپنے سر نہیں لینا چاہتا تھا۔سوڈان کا طبیعات دان محمد حسن جس نے 1974ء میں آکسفورڈ سے پی ایچ ڈی کیا تھا،اپنے باپ کی سوپ فیکٹری کا سامان یورپ سے خریدنے کے بعد ٹری اسٹ آگیا۔سلام کو احساس ہوا کہ ایک اور سائنسدان ریسرچ کے مواقع کی تلاش میں ہے۔چنانچہ سلام نے حسن کو کہا کہ وہ ایسوسی ایٹ بن جائے اور ہر سال ٹری اسٹ شارٹ وزٹس کیلئے آیا کرے۔چنانچہ TWAS کی تخلیق کے دوران حسن،سلام کا دایاں بازو بن گیا۔

بلاشبہ ڈاکٹر عبدالسلام کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک تو بلاشبہ انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس تھا۔مگر اسی اہمیت کا ایک اور روشن کارنامہ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کا ٹری اسٹ کے شہر میں قیام تھا۔یہ اکادمی ایک خودمختار ادارہ ہے جس کی داغ بیل نومبر 1983ء میں رکھی گئی تھی۔اس کے قیام میں ترقی پذیر ممالک (یعنی کرہ ارض کا جنوبی حصہ جس کو عرف عام میں ساؤتھ کہا جاتا ہے) کے 44 معروف سائنسدانوں نے حصہ لیا تھا۔اس کے پہلے صدر پروفیسر عبدالسلام تھے۔

Mohamed H.A. Hassan, Tribute to Abdus Salam, p87, Trieste, 1999

اکیڈمی کی ممبرشپ میں دوقسم کے سائنسدان ہوتے ہیں۔

(1) فیلوز وہ ممتاز سائنسدان ہوتے ہیں جن کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔

(2) ایسوسی ایٹ فیلوز وہ معروف سائنسدان ہوتے ہیں جن کا تعلق نارتھ سے ہے مگر ساؤتھ کے ممالک میں پیدا ہوئے تھے یا جنہوں نے ساؤتھ کی سائنس کے فروغ میں قابل قدر کام کیا ہے۔اکیڈمی کے تادم تحریر 909 ممبرز ہیں جس میں سے 17 نوبیل انعام یافتہ ہیں۔جیسے Mario Malina جن کو 1995ء میں کیمسٹری کا انعام ملا اور کیلی فورنیا کے احمد ذی ویل جن کا تعلق مصر سے ہے اور جن کو 1999ء میں کیمسٹری کا نوبیل انعام ملا تھا۔وہ فیلو 1989ء میں بنے تھے۔اسی طرح ملتان میں پیدا ہونے والے ہرگوبند کھورانا بھی اکیڈمی کے ایسوسی ایٹ فیلو ہیں جن کو 1968ء میں فزیالوجی کا نوبیل انعام ملا تھا۔

اکیڈمی کی ایک کونسل ہے جس کے ممبرز ہر تین سال بعد منتخب کئے جاتے ہیں۔یہ کونسل اکیڈمی کے تمام انتظامی امور کو سپروائز کرتی ہے۔اکیڈمی کا اپنا سیکرٹریٹ ہے جس کا چیئرمین ایگزیکٹو ڈائریکٹر کہلاتا ہے جو کونسل کی مدد سے پروگرامز کو ترتیب دینے اور انتظامی امور کو چلانے میں مدد کرتا ہے۔سب سے پہلا ایگزیکٹو ڈائریکٹر سوڈان کا طبیعات دان ڈاکٹر محمد ایچ اے حسن تھا۔سیکرٹریٹ اس وقت آئی سی ٹی پی کی ایک بلڈنگ یعنی Enrico Fermi Building میں واقع ہے۔تمام عہدے دار اور ملازمین یہیں سے جملہ فرائض کو سرانجام دیتے ہیں۔اکیڈمی کا اس وقت ایک صدر، 5 نائب صدر، سیکرٹری جنرل، خزانچی، اور چھ کونسل ممبرز ہیں۔ریجنل دفاتر پانچ ملکوں میں قائم ہیں۔

اکیڈمی کا مشن

اگرچہ اکیڈمی جس مقصد سے شروع کی گئی تھی وہ یہ تھا کہ ترقی پذیر ممالک کے مشہور و معروف سائنس دانوں کا انتخاب کرکے ان کو میڈل اور انعامات دئے جائیں یہ انعامات اب بنیادی اور اطلاقی سائنسوں میں دئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ اکیڈمی کے مدنظر مندرجہ ذیل مقاصد بھی ہیں:۔

☆ ساؤتھ کے ممالک میں سائنٹیفک ریسرچ کو سپورٹ اور پروموٹ کرنا۔

☆ ساؤتھ کے ممالک میں رہنے والے سائنسدانوں کیلئے ریسرچ کا سازوسامان مہیا کرنا۔

☆ ساؤتھ میں قیام کرنیوالے انفرادی سائنسدانوں اور اداروں میں باہمی تعاون

☆ ساؤتھ، نارتھ کے درمیان تعاون اور سنٹرز آف ایکسی لینس کے مابین تعاون

☆ تھرڈ ورلڈ پرابلمز پر سائنٹیفک ریسرچ کو آسان بنانا۔

اکیڈمی کو چلانے کیلئے اخراجات حکومت اٹلی، سویڈش ایجنسی فار ریسرچ، یونیسکو، اور کویت فاؤنڈیشن دیتے ہیں۔جبکہ چین، برازیل، بھارت، کویت، میکسی کو، اور پاکستان کی حکومتیں بھی خاص مالی امداد مہیا کرتی ہیں۔1991ء سے اس کی ایڈ منسٹریشن کی انچارج اب یونیسکو ہے۔جس کیلئے ایک معاہدہ یونیسکو اور ٹی ڈبلیو اے ایس کے درمیان طے پایا تھا۔اس کے علاوہ اکیڈمی کے انٹرنیشنل کونسل فار سائنس، انٹرنیشنل فاؤنڈیشن فار سائنس، اور انٹرنیشنل سائنس پروگرام کے ساتھ تعاون بھی جاری ہے۔بلکہ ان مذکورہ اداروں، یونیسکو اور آئی سی ٹی پی کے مابین مشترکہ سرگرمیوں کو تیار کرتی ہے۔اکیڈمی کا آپریشنل بجٹ دس ملین امریکن ڈالر ہے۔1986ء سے اکیڈمی 100 ممالک میں مختلف پروگرامز کے ذریعہ سائنٹیفک ریسرچ کے کاموں کو سپورٹ کر رہی ہے۔ریسرچ گرانٹس کیلئے 2,000 سائنسدانوں پر مشتمل ایک کمیٹی مختلف ممالک میں پیش ہونیوالی تجاویز پر Peer Review فری آف چارج پیش کرتی ہے۔اکیڈمی نے 1988ء میں تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک آف سائنٹیفک آرگنائزیشنز TWNSO کے قیام میں بھی بھرپور مدد کی جو کہ نان گورنمنٹل 154 سائنسی آرگنائزیشن کا نیٹ ورک ہے۔اس کا سیکرٹریٹ اکیڈمی کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

پرائزز اور ایوارڈز

ہر سال اکیڈمی بیسک سائنس اور اپلائیڈ سائنس میں آٹھ انعامات ان سائنسدانوں کو دیتی ہے جنہوں نے اپنی اپنی فیلڈ میں قابل ذکر کنٹری بیوشن کی ہو۔ان کی مالیت US$10,000 ہوتی ہے۔یہ ریسرچ جن مضامین میں کی گئی ہو وہ یہ ہیں: بیالوجی، کیمسٹری، میتھ، فزکس، ارتھ سائنس، انجینئرنگ، میڈیکل سائنس، اور ایگریکلچر سائنس۔نامی نیشن فارم اکیڈمی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں اس کے ساتھ بیوگرافیکل سکیچ، اور بارہ سائنسی مضامین کی فہرست کا بھیجنا ضروری ہے۔

نوجوان سائنسدانوں کیلئے انعامات بھی 20 ممالک میں دئے جاتے ہیں۔یہ پروگرام صرف اکیڈیمیز اور ریسرچ کونسلز کیلئے ہیں، نہ کہ انفرادی سائنسدانوں کیلئے۔عبدالسلام میڈل فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔یہ میڈل اکیڈمی کے بانی اور پہلے صدر پروفیسر عبدالسلام کو آنرکرنے کیلئے دیا جاتا ہے یہ ایسے ممتاز سائنسدانوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے تھرڈ ورلڈ میں سائنس کے فروغ میں نمایاں کام کیا ہوتا ہے۔

ریسرچ گرانٹس

ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کو ہر سال دس ہزار امریکن ڈالر کی گرانٹس دی جاتی ہیں جنہوں نے بیالوجی، میتھ، اور فزکس میں ریسرچ پروجیکٹس تیار کرکے اپنی قابلیت کا مظاہرہ کیا ہو۔اس گرانٹ کا مقصد سائنٹیفک لٹریچر، سائنسی سامان اور میٹریل مہیا کرنا ہے۔اس کیلئے درخواستیں جولائی سے لے کر دسمبر تک دی جاسکتی ہیں۔اکیڈمی تھرڈ ورلڈ کے ممالک میں ہونے والی انٹرنیشنل میٹنگز کے قیام کیلئے بھی مدد مہیا کرتی ہے یہ مالی امداد صرف آرگنائزرز کو دی جاتی ہے نہ کہ سائنسدانوں کو، اب تک 43 میٹنگز اور لیکچرز کیلئے مالی امداد دی جاچکی ہے۔

سپیئر پارٹس

تیسری دنیا کے اداروں میں سپیئر پارٹس مہیا کرنے کیلئے اکیڈمی ایک ہزار ڈالر مہیا کرتی ہے۔پچھلے پندرہ سال میں اکیڈمی 408 سپیئر پارٹس مہیا کرچکی ہے جس میں سے 37 سپیئر پارٹس پاکستان پہنچائے گئے۔اسکے علاوہ آئی سی ٹی پی کے تعاون سے اکیڈمی سائنسی جرنلز، کتابیں، اور میگزین بھی پسماندہ ممالک کے سکولوں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور لائبریریوں کو مہیا کرتی ہے جو ترقی یافتہ ممالک کے اداروں، یا پبلشنگ ہاؤسز سے لئے جاتے ہیں۔اب تک تین ہزار کتابیں، 5907 جرنلز، 2778 میٹنگز کی روددادیں، 8056 جرنلز سی ڈی رام پر مہیا کئے جاچکے ہیں۔

پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ کیلئے فیلوشپ

اکیڈمی ان طلباء کو جو چالیس سال تک کی عمر کے ہوں اور جو پی ایچ ڈی ہوں ان کو ساؤتھ کے ممالک کے درمیان سفر کرنے اور روزانہ خرچ کیلئے دوسو ڈالر ہر ماہ مہیا کرتی ہے۔اس کیلئے درخواست ہر سال اکتوبر

میں دی جاسکتی ہے۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بھارت کی کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ سائنسدانوں کیلئے دو فیلوشپ دیتی ہے تاکہ وہ CSIR کی لیبارٹریز میں آکر کام کر سکیں، TWAS اس ضمن میں سفر کے اخراجات مہیا کرتی ہے اس کیلئے درخواست ہر سال جون میں دی جا سکتی ہے۔ اکیڈمی نے یونیسکو کے ساتھ مل کر ایسوسی ایٹ ممبرشپ سکیم شروع کی ہے جس کا مقصد ساؤتھ میں موجود سنٹرز آف ایکسی لینس کے درمیان سائنسدانوں کو وزٹ کرنے کیلئے سفر کے اخراجات مہیا کرنا ہے یہ سکیم 80 ممالک میں جاری ہے۔ روزانہ اخراجات کیلئے دو صد ڈالر ماہانہ بھی دئے جاتے ہیں۔

جنرل کانفرنس

ہر تین سال بعد کسی ترقی پذیر ملک میں جنرل کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس کا مقصد ساؤتھ کے ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے مستقبل پر غور کرنا ہوتا ہے۔ ایسی کانفرنسز چین میں 1987ء وینزے ویلا 1990ء کویت 1992ء نائیجیریا 1995ء برازیل 1997ء سینیگال 1999ء میں منعقد ہو چکی ہیں۔ اگلی کانفرنس اکتوبر 2009ء میں ساؤتھ افریقہ میں ہوگی۔ اس میں شرکت کیلئے منسٹرز آف سائنس، سائنس اکیڈمیز کے صدران، انٹرنیشنل آرگنائزیشنز کے نمائندگان نارتھ اینڈ ساؤتھ سے بلائے جاتے ہیں۔ انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگا جاسکتا ہے کہ اس وقت ٹریسٹ میں اسی قسم کا اور ادارہ کام کر رہا ہے جس کا نام International Centre for Genetic Engineering and Biotechnology ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے اس تخلیق کردہ مرکز کے ماڈل پر ایک اور سنٹر سیؤل، (کوریا) کوریا میں 1998ء میں معرض وجود میں آیا اس کا نام "ایشیا پیسفک سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس "APCTP ہے۔ اس کی پلاننگ کمیٹی کے ممبران کا تعلق آسٹریلیا، چائنا، جاپان، کوریا، ملائیشیا، فلپائن، سنگاپور، تائیوان، تھائی لینڈ اور ویت نام سے تھا۔ اس نئے سنٹر کے افتتاح کی تقریب میں آئی سی ٹی پی کے دوسرے ڈائریکٹر Miguel Virasoro نے بھی حصہ لیا تھا۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ آئی سی ٹی پی کا ماڈل دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ APCTP نے اس ضمن میں جس پہلی کانفرنس کا اہتمام کیا اس کا عنوان "پارٹیکلز اینڈ کاسمالوجی" تھا۔ 1999ء میں اس کی سائنس کونسل نے سٹرنگ تھیوری اور کنڈینسڈ میٹر پر سکول اور ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ یاد رہے کہ اس سنٹر کے قیام میں نوبیل لارئیٹ C.N. Yang، پروفیسر آف فزکس، سٹیٹ یونیورسٹی آف نیو یارک، سٹونی بروک نے ذاتی دلچسپی لی بلکہ وہ اس کے روح رواں تھے۔ پروفیسر یانگ کو 1956ء میں اس موضوع پر نوبیل انعام ملا تھا جس پر ڈاکٹر سلام نے بھی ریسرچ کا کام کیا تھا بلکہ ان کو نوبیل انعام میں شریک کیا جانا چاہئے تھا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ICTP کی مدد کے طفیل سے نائیجیریا کی پانچ یونیورسٹیاں ورلڈ وائیڈ ویب کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک ہوگئی ہیں۔ اس پر کام 1995ء میں شروع ہوا تھا ورلڈ بینک نے US$130,000 دئے اور آئی سی ٹی پی نے $50,000۔ اسی طرح مرکز نے کچھ سال قبل ارجنٹینا میں ایک کورس کا انتظام کیا جس کا عنوان Latin American course on Data Acquisition and Filtering تھا۔ اس میں 30 نوجوان سائنسدانوں نے حصہ لیا جن کا تعلق بولیویا، کولمبیا، کیوبا، میکسیکو، پیرو اور ایکواڈور سے تھا۔ ٹی ڈبلیو اے ایس کا نیا نام اب "اکیڈمی آف سائنسز فار ڈیویلپنگ ورلڈ" ہے۔

اعداد و شمار

1986ء سے لے کر 2000ء تک اکیڈمی 287 ایوارڈز اور پرائز دے چکی ہے۔ 1,434 ریسرچ گرانٹس، 1,000 فیلوشپس جنکا تعلق ایک سو ممالک سے تھا۔ 1985ء میں پاکستان کے سلیم الزمان صدیقی کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جبکہ 2000ء میں پاکستان کے ریاض حسین کو بیسک میڈیکل سائنس کا ایوارڈ دیا گیا۔ اب تک کل 182 ایوارڈ دئے جا چکے ہیں۔ 1990ء میں اکیڈمی کا "ہسٹری آف سائنس پرائز" فرانس کے رشدی راشد کو دیا گیا جس کی مالیت دس ہزار ڈالر تھی۔ اسی طرح 1999ء میں پاکستان کے عطاء الرحمن کو میڈل دیا گیا۔ عبدالسلام میڈل فار سائنس اب تک چار افراد کو دیا جا چکا ہے جن میں سے مسٹر مینن کا تعلق انڈیا سے ہے۔ اکیڈمی کا نیوز لیٹر ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ یہ ایئر بک Yearbook بھی شائع کرتی ہے جس میں ممبرز کی پروفائیل شائع کی جاتی ہے۔

www.twas-online.org

سائنسدانوں کے لئے خواتین کی تنظیم TWOWS

کینیڈا کی کینیڈین انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ ایجنسی (CIDA) اور تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے اشتراک سے "تیسری دنیا کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں خواتین کا حصہ"، کے عنوان سے ٹری اسٹ میں 7-3، اکتوبر 1988ء کو ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں 63 ممالک سے آئی 218 سائنسدان خواتین اور دیگر امور کی ماہر خواتین شریک ہوئیں تھیں۔ ان میں سے بیشتر ترقی یافتہ ممالک سے آئی تھیں۔ دو نوبیل انعام یافتہ خواتین برطانیہ کی پروفیسر ڈوروتھی ہاج کن (نوبیل انعام کیمسٹری 1964ء) اور اٹلی کی ریٹا موٹا سینی (نوبیل انعام یافتہ میڈیسن 1986ء) بھی شامل تھیں۔ اس کانفرنس میں خواتین سائنسدانوں کی ایک تنظیم قائم کرنے کی پرزور حمایت کی گئی۔ مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد 7 خواتین سائنسدانوں کی ایک مطالعاتی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے سفارش کی کہ تھرڈ ورلڈ آرگنائزیشن فار ویمن ان سائنس قائم کی جائے جو آزاد، خود مختار، غیر منافع بخش اور غیر سرکاری انجمن ہوگی۔ 20-22 March 1989 کو اس نئی تنظیم کی رسم اجراء عمل میں آئی جس کا دفتر آئی سی ٹی پی کی عمارت سے ملحق TWAS کی عمارت میں ہی قائم ہوا تھا۔

تھرڈ ورلڈ اکیڈمی نے تھرڈ ورلڈ آرگنائزیشن فار ویمین ان سائنس TWOWS کے قیام میں بھی مدد کی تھی۔ اس کے اس وقت 2,000 سے زائد 80 ممالک میں ممبرز ہیں۔ اس کے قیام کا مقصد عورتوں کو سائنس میں ریسرچ کے کام کرنے میں تعاون کرنا، اور ان کی ہمت بڑھانا ہے۔ تاکہ وہ بھی سائنس سے بننے والی ٹیکنالوجی اور ڈویلپمنٹ میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ اس کے سیکرٹریٹ کی مدد بھی TWAS کرتی ہے۔ اس ادارے کے ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس ٹری اسٹ میں 30&31-3-2009 کو ہوا تھا۔

رکنیت

اس تنظیم میں تین قسم کے ممبر ہو سکتے ہیں: (1) فل ممبر کوئی بھی منفرد ادارہ یا رکن بن سکتا ہے۔ منفرد ممبر سے مراد وہ خاتون ہے جو سائنسدان ہے، تیسری دنیا کی کسی ملک سے ہو اور تنظیم کے مقاصد کو تسلیم کرتی ہو۔ (2) ایسوسی ایٹ ممبر وہ مرد سائنسدان یا ماہر فنیات ہیں جو اس تنظیم کے مقاصد کو بروئے کار لانا چاہتے ہوں۔ 3) کینڈی ڈیٹ ممبر ایسی خواتین ہوتی ہیں جو تیسری دنیا کی شہری ہوں مگر جن کی سائنس یا ٹیکنالوجی میں اعلیٰ تعلیم سردست پوری نہ ہوئی ہو۔

سرگرمیاں

کینیڈا کی بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی کی جانب سے مناسب رقم کا عطیہ ملنے کے بعد نیوز لیٹر چھپوانے، خط و کتابت کرنے اور تیسری دنیا کی سائنسدان خواتین کی فہرست تیار کی گئی ہے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کی پانچ ممبر خواتین ہیں جنہوں نے شروع میں ہی تنظیم کا آئین مدون کیا تھا۔ نیوز لیٹر باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ووٹ دینے والے ممبر خواتین کو 10 ڈالر اور اداروں کو 50 ڈالر سالانہ چندہ دینا پڑتا ہے۔ گو رکنیت کی کوئی فیس نہیں ہے۔ تیسری دنیا کی سائنسدان خواتین کی ڈائریکٹری تیار کی گئی ہے۔ پروفیسر سلام نے تجویز پیش کی تھی کہ حساب کے مضمون میں ایک کانفرنس برائے خواتین ICTP کے زیر اہتمام منعقد کی جائے جس میں کسی لائق خاتون کو دس ہزار ڈالر خصوصی انعام دیا جائے۔ 1990ء میں 51 ممالک سے 172 خواتین اس کی ممبر بن چکی تھیں۔

☆......☆......☆

غزل

کیسے ہوا کلی کو چٹکنے کا اشتیاق
بے عندلیب باغ میں گل کا نکھار کیا

بلبل اگر ہو صحنِ گلستاں سے دُور تر
پھر گلستاں کا حسن کیا اس کی بہار کیا

موتی بکھیرتے تھے وہ عرفانِ یار کے
احسان اور لطف میں ان کا شمار کیا

قدسی نے بڑھ کے تھام لیا دامنِ قمر
پھر میرا اضطراب کیا میری پکار کیا

اے دل تو ان کی رسمِ محبت کو عام کر
مہماں سرائے دہر کا ہے اعتبار کیا

قریشی عبدالغنی

جگر ایک اہم انسانی عضو

ویسے تو قدرت نے انسان میں بہت سی خصوصیات رکھی ہیں۔ ہر انسان کے جسم میں موجود تمام عضو اپنا اپنا کام بخوبی انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے جگر میں بھی یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ مردہ یا بیمار خلیوں کو نئے بننے والے خلیوں سے تبدیل کرتا رہتا ہے۔ ہسپتالوں میں اکثر ایسے آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ جن میں کسی بالغ شخص کے جگر کا ایک صحت مند حصہ کاٹ کر اسے ایک ایسے بچے کو لگا دیا جاتا ہے جس کے جگر میں کوئی خرابی ہو یا وہ درست طور پر کام نہ کر رہا ہو۔ چنانچہ بچے میں منتقل کیا گیا یہ نیا جگر ویسے ہی بڑھنے لگتا ہے جس طرح ایک بچے کی نشوونما ہوتی ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

IAAAE ٹیکنیکل میگزین 2009ء

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی (IAAAE) تحریر کرتے ہیں۔

پہلے بھی اعلان کروائے جا چکے ہیں کہ انجینئر اور آرکیٹکٹس اور اہل علم احباب وخواتین ٹیکنیکل اور سائنسی مضامین ٹیکنیکل میگزین 2009ء کیلئے لکھ کر بھجوائیں۔ جو مضامین آئے ہیں یا وہ بہت لمبے ہیں یا ایسے موضوعات پر ہیں جن سے عام قاری کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور آرکیٹکچر پر تو ابھی تک کوئی مضمون نہیں آیا۔ اس اعلان کے ذریعے پھر درخواست کی جاتی ہے کہ عمومی دلچسپی کے ٹیکنیکل اور سائنسی مضامین اپنی تصویر (صرف مرد حضرات) کے ساتھ جلد بھجوائیں اور مضمون زیادہ سے زیادہ تین چار (A4 سائز کے) صفحات کا ہو۔ اشتہارات بھی مع رقوم بھجوانے کی درخواست ہے۔

haris@iaaae.com
sharis70@hotmail.com

انجینئرز و آرکیٹیکٹس متوجہ ہوں

مکرم انجینئر وسیم احمد صاحب پریذیڈنٹ IAAAE لاہور چیپٹر اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے IAAAE لاہور آفس بمقام BETA/NETS آفس، 10 سینٹ میری پارک، گلبرگ نزد کلمہ چوک لاہور میں کھولا گیا ہے جو کہ انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کے مختلف مسائل اور ان کے حل، اور ان کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہوگا۔ تمام انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کے علاوہ انجینئرنگ کے طلباء وطالبات بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اپنی رجسٹریشن کے لئے آفس کوارڈینیٹر مکرم سید عطاء العزیز شاہ صاحب سے فون نمبر 0322-7834146 یا ای میل azizshah@gmail.com پر رابطہ کریں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو IAAAE کے اس آفس کی نعمت سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

تصحیح

مورخہ 3 جولائی 2009ء کے روزنامہ الفضل میں صفحہ نمبر 11 کالم نمبر 4 پر پاکستان میں موجود چوٹی نانگا پربت کے بارے میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس کی مین سرخی میں غلطی سے دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی نانگا پربت لکھا گیا ہے۔ جبکہ درست اس طرح پر ہے کہ ''پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی 'نانگا پربت'' احباب درستی فرمالیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد طاہر اقبال صاحب منتظم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی درعدن کلثوم عمر 12 سال دس دن سے سخت بیمار ہے خون کی الٹیاں مسلسل جاری ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھی اب لاہور منتقل کر دیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو شفاء کامل عطا کرے ہر تکلیف کو دور کرے صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے نیز نیک خادمہ دین بنائے۔ آمین

تبدیلی سائیکل

مورخہ 2 جولائی 2009ء کو یو بی ایل کے سامنے سے کسی دوست کا سائیکل تبدیل ہو گیا ہے۔ جو دوست غلطی سے سائیکل لے گئے ہیں۔ براہ کرم دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم تلمیذ احمد صاحب زعیم انصاراللہ 219 رب گنڈا سنگھ والا فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ فرزنداں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم غلام حسن صاحب سکنہ 219 رب گنڈا سنگھ والا مورخہ 26 جون 2009ء کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مقامی جماعت میں مکرم راشد احمد باجوہ صاحب نے پڑھائی بعد ازاں میت ربوہ لائی گئی۔ بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 2 بیٹے مکرم مقدس احمد صاحب، مکرم طیب احمد صاحب اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
0333-6708827

فورٹ ولیم کالج

برصغیر میں جب بھی اردو کی ترویج وترقی کا تذکرہ ہوگا۔ فورٹ ولیم کالج کا نام نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ کالج 10 جولائی 1800ء کو قائم ہوا تھا۔

فورٹ ولیم دراصل ایک قلعہ نما بستی تھی جس کی تعمیر جنگ پلاسی کے بعد 1757ء سے 1773ء کے دوران کلکتہ میں کی گئی تھی۔ جب ہندوستان پر انگریزوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار کے ساتھ ساتھ انگریزوں کو ہندوستان کے رسوم ورواج سے واقفیت کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس مقصد کیلئے ہندوستانی زبان کا سیکھنا ضروری سمجھا گیا۔ تو لارڈ ویلزلی نے کمپنی کے ملازمین کو اعلیٰ پیمانے پر تعلیم دلانے کا ایک جامع منصوبہ بنا کر 10 جولائی 1800ء کو فورٹ ولیم کالج کا افتتاح کر دیا۔ پادری ڈیوڈ براؤن کو کالج کا پہلا پرووسٹ اور ڈاکٹر جان گلکرائسٹ کو ہندوستانی شعبہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ 1759ء میں اسکاٹ لینڈ کے صدر مقام ایڈنبرا میں پیدا ہوئے وہ 1802ء میں ہندوستان آئے اور انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں ہندوستانی زبان میں اتنی استعداد پیدا کر لی کہ اس زبان کے طالب علم سے وہ مؤلف' مصنف اور آخر میں معلم کی صف میں جا پہنچے اور یہ سلسلہ کم وبیش بائیس سال تک جاری رہا۔

ڈاکٹر جان گلکرائسٹ تقریباً چار برس فورٹ ولیم کالج سے وابستہ رہے۔ اس دوران انہوں نے خود بھی کتابیں لکھیں اور دوسروں سے بھی لکھوائیں۔ جن کی تعداد 63 ہے۔

ان کتابوں کے مصنفین میں میر امن، حیدر بخش حیدری، میر شیر علی افسوس، میر بہادر علی حسینی، کاظم علی جوان' مرزا علی لطف اور مظہر علی خاں ولا جیسے مصنفین تھے۔ جنہوں نے باغ و بہار، آرائش محفل، توتا کہانی، قصہ مہر و ماہ، شکنتلا، بیتال پچیسی اور باغ اردو جیسے اعلیٰ نثری شاہکار تخلیق کئے۔ مصنفین کی حوصلہ افزائی کیلئے منظور شدہ کتابوں پر نقد انعام بھی دیا جاتا تھا کالج کے ملازمین کو کم اور غیر ملازمین کو زیادہ۔ یہ سلسلہ 1820ء تک جاری رہا اور اس طرح مختلف موضوعات پر تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں تالیف وتصنیف ہوئیں۔

لارڈ ویلزلی کے انگلستان چلے جانے کے بعد ان کے جانشینوں میں سے کسی نے بھی فورٹ ولیم کالج کے سلسلہ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی اور یوں جنوری 1854ء کو یہ کالج ختم ہو گیا۔

فورٹ ولیم کالج کی تالیفات میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شعوری طور پر ایسی زبان استعمال کی گئی تھی جو روایتی عبارت آرائی، تصنع اور تکلفات سے پاک تھی اور اس میں بیان کی سادگی اور اسلوب کے براہ راست انداز پر زور دیا گیا روایتی طوالت ترک کر کے ایجاز واختصار کو اپنایا گیا۔ اس طریق نے اردو نثر کو ایسی دلآویزی، قوت اور توانائی عطا کی جو اردو ادب میں ایک نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

فورٹ ولیم کالج کے مصنفین نے ایسی نثر کی بنیاد ڈالی جس کی پُرکاری اور دلآویزی نے اردو ادب کے ایک نئے دبستان کی بنیاد رکھی اور اردو کو برصغیر پاک وہند کی عمومی زبان کا درجہ دے کر اسے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ اسی تاریخ ساز کارنامے کے سبب اردو ادب کی کوئی تاریخ فورٹ ولیم کالج کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں کہی جا سکتی یہ کالج 10 جولائی 1800ء کو قائم ہوا تھا۔

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆ ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال

☆ الٹراساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال

☆ رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy

☆ مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن کے علاج

☆ بچہ دانی کی اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy

☆ دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کیلئے CTG کی سہولت

☆ گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپا ٹائٹس کے مریضوں کے لئے مؤثر طور پر علیحدہ انتظام

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری (Mortuary) یعنی میت کیلئے سردخانہ کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے یہ سہولت استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس بارہ میں استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

www.foh-rabwah.org

Tel:6213970,6213909,6211373
6212659

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

ناظمین کی جگہ ایڈمنسٹریٹر لگانے کا فیصلہ

وزیراعظم گیلانی نے بلدیاتی انتخابات ایک سال کیلئے ملتوی کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اگست میں ملک میں ناظمین کی جگہ ایڈمنسٹریٹر تعینات کئے جائیں گے۔ ایڈمنسٹریٹر سیاسی نہیں بلکہ سرکاری افسر ہوں گے۔ حالات بہتر ہوتے ہی نئے بلدیاتی انتخاب کرادیئے جائیں گے۔ ہمارے بہت سارے مسائل ناخواندگی کی وجہ سے ہیں۔ پولیس آرڈر 2002ء میں بھی ترامیم کی جائیں گی۔ مدارس کے نصاب کو موجودہ دور کے مطابق تیار کیا جائے گا۔ یہ اعلان انہوں نے وزیر اعظم ہاؤس میں بین الصوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کیا۔

مسلم لیگ ق پنجاب کے انتخابات

سابق وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی بلامقابلہ مسلم لیگ (ق) پنجاب کے صدر اور چودھری ظہیر الدین بلامقابلہ جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔ اسی طرح جام یوسف بلوچستان اور غوث بخش مہر سندھ کے صدر جبکہ امیر مقام مسلم لیگ (ق) صوبہ سرحد کے بلامقابلہ صدر منتخب ہوئے۔ ہم خیال گروپ نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔

جنوبی وزیرستان میں امریکی حملے 50 ہلاک

جنوبی وزیرستان میں بیت اللہ محسود کے تربیتی ٹھکانے اور شرپسندوں کے قافلے پر دو امریکی ڈرون حملوں میں کم از کم 50/افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مالاکنڈ آپریشن آخری مرحلے میں داخل ہوگیا۔ جنگجو کمانڈر عمرزادہ سمیت 3 شرپسند ہلاک جبکہ مولوی فضل اللہ کے شدید زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔

صدارتی آرڈیننس کے ذریعے پٹرولیم مصنوعات دوبارہ مہنگی

صدارتی آرڈیننس کے ذریعے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کردیا گیا ہے۔ صدر نے وزیراعظم کی ایڈوائس پر آرڈیننس پر دستخط کئے ہیں۔ صدارتی آرڈیننس کا نام پٹرولیم ڈیویلپمنٹ لیوی مجریہ 2009ء ہے۔ آرڈیننس کی نقول وزارت پٹرولیم اور اوگرا کو ارسال کردی گئی ہیں۔ تیل مصنوعات پر پٹرولیم ڈیویلپمنٹ لیوی فوری طور پر نافذ العمل ہوگیا ہے۔ قیمتوں میں اضافے کے بعد پٹرول کی قیمت 62روپے 13 پیسے فی لیٹر، لائٹ ڈیزل آئل 54روپے 94 پیسے، ہائی سپیڈ ڈیزل 61روپے 37 پیسے، مٹی کے تیل کی قیمت 59روپے 35 پیسے جبکہ ایچ او بی سی کی قیمت 78روپے 78 فی لیٹر ہوگئی ہے۔

یوٹیلیٹی سٹورز پر دالیں مہنگی

ملک بھر میں یوٹیلیٹی سٹورز پر تمام دالوں کی قیمتوں میں ایک سے 10 روپے کا اضافہ کردیا ہے جس کے بعد یوٹیلیٹی سٹوروں اور اوپن مارکیٹ میں دالوں کی قیمت یکساں ہوگئیں ہیں۔ یوٹیلیٹی سٹور پر دال مونگ 47، دال ماش 83 اور سفید چنا 88 روپے فی کلوگرام تک پہنچ گئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10 جولائی

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	1:13
غروب آفتاب	8:19

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

TUITION
Guidance & Supervision
امتحان میں مطلوبہ کامیابی/گریڈ/نمبر یقینی بنائیں
0334-6372030

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

FD-10